بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ٹیلیفون ۴۴۹

روزنامہ

الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴	۱۰ شعبان ۱۴۰۰ھ ۔ ۲۴ احسان ۱۳۵۹ ہش ۔ ۲۴ جون ۱۹۸۰ء	نمبر ۱۴۳

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

جس کو محبت ہوتی ہے وہ ہیر پھیر سے کسی نہ کسی طرح محبوب کا نام لے ہی لیتا ہے

جو دعا سے منکر ہے وہ خدا سے منکر ہے صرف ایک دعا ہی خدا شناسی کا ذریعہ ہے

ارشاد باری تعالیٰ

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ۝ (البقرہ ۱۸۷)

ترجمہ :۔ اور (اے رسول) جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو (تو جواب دے کہ) میں (ان کے) پاس ہی ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ سو چاہئیے کہ وہ (یعنی دعا کرنے والے بھی) میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں

حدیث النبی صلے اللہ علیہ وسلم

اِنَّ رَبَّكُمْ حَیٌّ كَرِیْمٌ یَسْتَحْیِیْ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا رَفَعَ اِلَیْهِ یَدَیْهِ اَنْ یَرُدَّهُمَا صِفْرًا (بخاری)

ترجمہ :۔ (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) تمہارا رب باحیاء سخی ہے۔ وہ شرم کرتا ہے اپنے بندے سے کہ وہ بندہ اس کی طرف اپنے ہاتھ کو اٹھائے اور وہ اسے خالی واپس کر دے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

" جو دعا سے منکر ہے وہ خدا سے منکر ہے۔ صرف ایک دعا ہی ذریعہ خدا شناسی کا ہے اور اب وقت آگیا ہے کہ اس کی ذات کو طوعاً و کرہاً مانا جائے۔ اصل میں سب جگہ دہریت ہے۔ آجکل کی محفلوں کا یہ حال ہے کہ دعا۔ توکل اور انشاء اللہ کہنے پر تمسخر کرتے ہیں۔ ان باتوں کو بے وقوفی کہا جاتا ہے۔ ورنہ اگر خدا تعالےٰ سے ان کو ذرا بھی اُنس ہوتا تو اس کے نام سے کیوں چڑتے؟ جس کو جس سے محبت ہوتی ہے وہ ہیر پھیر سے کسی نہ کسی طرح سے محبوب کا نام لے ہی لیتا ہے۔ اگر ان کے نزدیک خدا کوئی شئے نہیں ہے تو اب موت کا دروازہ کھلا ہے۔ اسے ذرا بند کر کے تو دکھلا دیں۔ تعجب ہے کہ ہمیں جس قدر اس کے وجود پر امیدیں ہیں۔ اسی قدر وہ دوسرا گروہ اس سے ناامید ہے۔ اصل میں خدا تعالےٰ کے فضل کی ضرورت ہے اگر وہ دل کے قفل نہ کھولے تو اور کون کھول سکتا ہے۔ اگر وہ چاہے تو ایک کتے کو عقل دے سکتا ہے کہ اس کی باتوں کو سمجھ لیوے اور انسان کو محروم رکھ سکتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱-۲)

اخبار احمدیہ

٭ ربوہ ۲۳ احسان / جون۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

حضور کو گردوں میں انفکشن ابھی ہے مگر اللہ تعالےٰ کے فضل سے پہلے سے کم ہے اور ضعف بھی کم ہے۔

اے بار الہا، اے قادر و قیوم خدا، اے شافی مطلق، اے رحیم و کریم ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کر۔ ان کو اپنی نصرت اور تائید سے نواز اور ان کے تمام منصوبوں میں روح القدس کی مدد عطا کر۔ آمین۔ احباب کرام درد دل سے عاجزانہ دعائیں جاری رکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

٭ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مد ظلہا العالی کی صحت سر میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب کرام حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین

احمدی ڈاکٹروں کیلئے

خدمت کا نادر موقعہ

احمدی ڈاکٹر اور سپیشلسٹس جو خدمت کا شوق رکھتے ہوں اور کچھ دن وقف عارضی کے لئے دے سکتے ہوں وہ اطلاع دیں تا ان سے رابطہ پیدا کر کے وقت کا تعین کیا جا سکے۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ربوہ)

فون ۵۹۵ ربوہ

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

ماہ جون ۱۹۸۰ء

خریداران و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں کہ ماہنامہ تشحیذ الاذہان ماہ جون بعض مشکلات کے باعث اس ماہ کے آخر تک سپرد ڈاک کیا جائے گا۔ ادارہ اس غیر معمولی تاخیر پر خریداران سے معذرت خواہ ہے۔

(مینیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

لازمی چندہ جات لازمی ہیں بہرحال ادا ہونے چاہئیں :

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۰ شعبان ۱۴۰۰ھ

۲۴ احسان ۱۳۵۹ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مومنوں کو عطا کیا جانیوالا فرقان اور اس کی اہمیت

قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایمان جس کے ثمرات ظاہر نہ ہوں اپنے اندر کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ حقیقی ایمان کی اللہ تعالیٰ نے یہ علامت بیان فرمائی ہے کہ وہ صاحبِ ایمان کو دوسروں سے ممتاز کر دکھاتا ہے۔ یعنی ایمان کے نتیجہ میں مومن ایسے اوصاف حمیدہ سے متصف ہو جاتے ہیں کہ جو غیر مومنوں میں سرے سے مفقود ہوتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اگر مومن کہلانے والوں اور غیر مومنوں کے طرزِ عمل میں کوئی فرق نہ ہو اور ان میں کوئی امتیاز نہ پایا جائے تو پھر ایسے مومن کہلانے والے حقیقی مومن شمار نہیں ہو سکتے۔

پھر قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی واضح فرمایا ہے کہ ایمان لانے والوں کو امتیاز اُس وقت عطا کیا جاتا ہے جب وہ ایمان کے عملی تقاضوں کو پورا کرنے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں اور اس طرح اپنے عمل سے اپنے مومن ہونے کا ثبوت فراہم کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس امر کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ○ (الانفال آیت: ۳۰)

ترجمہ:- اے مومنو! اگر تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو گے تو وہ تمہارے لئے ایک بڑے امتیاز کا سامان پیدا کر دے گا اور تمہاری کمزوریوں کو دُور کر دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ مومنوں کو امتیاز اس وقت عطا کیا جاتا ہے جب وہ ایمان کے عملی تقاضوں کو پُورا کرنے کے لئے اپنے آپ کو تقویٰ کے وصف سے متصف کر لیتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پھر ان سے بُرے اعمال سرزد ہی نہیں ہوتے بلکہ ہمیشہ نیکیاں ہی سرزد ہوتی ہیں۔ اسی سے ایک ظاہری امتیاز نمایاں ہو کر از خود منصّۂ شہود پر آجاتا ہے۔ حتیٰ کہ دوسرے بھی اسے محسوس کئے بغیر نہیں رہتے۔ جب تک یہ امتیاز پیدا نہ ہو اُس وقت تک کسی کا اپنے آپ کو مومن سمجھنا خود اپنے نفس اور دوسروں کو دھوکا دینے کے مترادف ہوگا۔ ایسا شخص دوسروں کی نگاہ میں اسلام کو بدنام کرنے والا ٹھہرے گا اور خدا تعالیٰ کی نگاہ میں مجرم قرار پائے گا۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کا یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ ایمان کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے عطا کردہ امتیاز کو برقرار رکھنے کے لئے ایمان کے عملی تقاضا کے طور پر اپنے آپ کو تقویٰ کے وصف سے متصف کریں اور ہر آن اس امر پر نگاہ رکھیں کہ ان سے کوئی فعل ایسا سرزد نہ ہو جو تقویٰ کے منافی ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو ان کا یہ فرض یاد دلاتے ہوئے فرماتا ہے:-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ (الحشر آیت: ۱۹)

ترجمہ:- اے مومنو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اور چاہیئے کہ ہر جان اس بات پر نظر رکھے کہ اس نے کل کے لئے آگے کیا بھیجا ہے اور تم سب اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے۔

اگلی آیات میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ تقویٰ کے بارہ میں لاپرواہی برت کر اُن لوگوں کی طرح نہ بنیں جن کے بالمقابل مومنوں کو امتیاز عطا کرنے کی غرض سے تقویٰ کی راہ پر گامزن رہنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:-

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰهُمْ اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ○ (الحشر آیات: ۲۰، ۲۱)

ترجمہ:- اور (اے مومنو!) اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جنہوں نے (تقویٰ اور امتیاز کی راہ ترک کر کے) اللہ کو بھلا دیا۔ سو اللہ نے بھی ان کو اپنی جانوں کا فائدہ بھلا دیا۔ یہ لوگ اطاعت سے باہر نکلنے والے (اور اپنے امتیاز کو خاک میں ملانے والے) ہیں۔ دوزخی اور جنتی برابر نہیں ہو سکتے۔ جنتی (یعنی فرقان رکھنے والے) لوگ ہی کامیاب ہیں۔

اِن آیات سے ظاہر ہے کہ مومنوں کے لئے تقویٰ کی راہوں پر گامزن ہو کر فرقان حاصل کرنا اور پھر اپنے اس فرقان کو برقرار رکھنا اور اس کی حفاظت کرتے چلے جانا ازبس ضروری ہے اس کے بغیر وہ محض نام کے مومن بن کر کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ فرقان اور امتیاز بحال کرنے کی غرض سے مبعوث ہوئے تھے اس فرقان کے حصول اور اس کی حفاظت پر بہت زور دیا ہے اور ہمیں بار بار توجہ دلائی ہے کہ ہم تقویٰ کے نُور سے منور ہو کر اپنے اندر امتیازی شان پیدا کریں۔ مثال کے طور پر آپ نے ۴ مئی ۱۹۰۸ء کو بعد نماز عصر بمقام لاہور فرمایا:-

"تمہارا کام یہ ہے کہ (اپنے اندر) کوئی مابہ الامتیاز بھی تو پیدا کرو۔ تم میں اور تمہارے غیروں میں اگر کوئی فرق پایا جاوے گا تو جب ہی خدا بھی نصرت کرے گا ورنہ بنی اسرائیل کی طرف دیکھ لو کہ جب ان میں اور ان کے غیر میں فرق نہ پایا گیا تو باوجودیکہ حضرت موسیٰؑ ان میں موجود تھے کافروں سے کیسی ذلت کی ہزیمت دلائی۔ ان کے مقابل میں ایک کافر کی تائید کی اور ان کو سزا دی۔ نبی موجود، کتاب موجود، احکام موجود، بایں انہوں نے خلاف کیا۔ آخر کافروں سے بھی شکست کھائی۔ کافر تو احکام الٰہی سے بے خبر ہوتے ہیں وہ ایسے مواخذہ کے قابل نہیں ہوتے جیسے کوئی مان کر جان پہچان کر خلاف ورزی احکام کرنے والا قابلِ مواخذہ ہوتا ہے ..... غرض خدا تعالیٰ سے ڈرنا اور متقی بننا بڑی چیز ہے۔"

(ملفوظات جلد دہم ص ۳۳۶)

نکات!

اُس ذات کو قدیر سمجھ یا دُعا نہ مانگ
کس نے دیا ہے مشورہ تُو انتہا نہ مانگ
موجِ نسیمِ رحمتِ پروردگار مانگ
پھولوں کی وا شگفت کو بادِ صبا نہ مانگ
کافی نہیں ہے تیرے لئے کیا خدا کی ذات؟
کچھ ساکنانِ ارض سے بہرِ خدا نہ مانگ
دریوزۂ نشاط نہ لے مُنعموں سے تُو
فقرِ غیور مانگ، مزاجِ گدا نہ مانگ
تسکینِ دل کے واسطے کافی ہے ذکرِ دوست
تسکینِ دل کے واسطے ہرگز دوا نہ مانگ
ہستی کی کوئی چیز نہیں مانگنے کی شَے
ذاتِ خُدا سے جُز غمِ ذاتِ خُدا نہ مانگ
اپنے قریب خالقِ ارض و سما کو دیکھ
اے کم سواد! دولتِ ارض و سما نہ مانگ
اعجاز ہر مقام میں ہے اِبتلا کا خوف
کوئی مقام غیرِ مقامِ رضا نہ مانگ

(سعید احمد اعجاز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تخلیقِ آدم کا جزوی انکشاف

مکرم ماسٹر امیر عالم صاحب ۔ شیخوپورہ

(۶)

جوہرِ حیات اور مادہ تخلیقِ حیات کے لازم و ملزوم عناصر ہیں۔ ہر دو عناصر پر شروع سے ہی تخلیقِ حیات منحصر ہے۔ جمادات اور نباتات دونوں میں یہی جوہر کام کر رہا ہے لیکن جاندار مخلوق میں وہ جوہر روح زائد پیدا کیا گیا جس سے جاندار مخلوق نے موقع و محل کے مطابق کام لینا تھا۔ جمادات اور نباتات کا جوہرِ حیات انہیں ارضی وابستگی تک ہی کفایت کر رہا اور جاندار مخلوق کے لئے سطحِ زمین پر آزادانہ زندگی بسر کرنے کے لئے اُسے روح سے امتیازی شانِ قدرت بخشی گئی تاکہ وہ اپنے ماحول میں حسبِ منشاء کام کر سکے۔ اس لئے پانچ مراتبِ تخلیقِ انسانی پیدائش گویا جماداتی اور نباتی پیدائش سے ملتی جلتی ہے جو شکم بستگی تک محدود ہے اور زندگی کی حرکت سے قاصر۔ چھٹے مرتبہ میں اس میں زندگی کی امتیازی کیفیت نمودار ہو جاتی ہے جو اس کے لئے ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جاندار مخلوق یا انسان کے لئے دوسری پیدائش لازم ہوئی اسی کی طرف آیہ کریمہ میں اشارہ کیا گیا ہے روح انسانی کی تخلیق ایک دریافت ہے جس کے مافوق الادراک ہونے کے باعث عقلِ انسانی اس کی حقیقت معلوم کرنے سے قاصر ہے۔ ہمیں اس کی تفہیم ارشادِ ربانی

قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي

سے بخوبی ہوتی ہے۔ اسی کی رو سے روح کی پیدائش کو مادی تخلیقِ عمل کی نسبت امتیازی طور پر أَمْرِ رَبِّي سے منسلک کر دیا گیا ہے جس سے بلکل عیاں ہے کہ روح کی پیدائش میں عام تخلیق کی نسبت کوئی منفرد تخصیص ہے۔ یہ اشارہ أَمْرِ رَبِّي کے خاص تکوینی عمل پر مشعر ہے۔ اس سے یہ نکتہ ذہن نشین ہوتا ہے کہ تخلیقِ عالم میں روح و مادہ دونوں عناصر باہم مل کر کام کر رہے ہیں۔ مگر جمادات اور نباتات کی تخلیق کے علاوہ جاندار مخلوق میں روح زائد عنصر مخلوقہ ہے۔ یعنی عام فہم معنی میں روح کی دو حیثیتیں ہیں:۔

اوّل۔ وہ فطری جوہرِ حیات جو شروع سے مادے کے تخلیقی عمل میں کارکن ہے۔

دوسرے وہ روح جو بعد میں جاندار مخلوق میں اس کی ضرورت کے مطابق زائد پیدا ہوئی۔ ہر دو کی تخلیق أَمْرِ رَبِّي سے وابستہ ہے جس سے صاف عیاں ہے کہ روح امرِ الٰہی سے غیب سے قدرتاً ودیعت ہوتی رہتی ہے گو عقلِ انسانی اس کی کنہ کی دریافت سے قاصر ہے مگر اس کی تسلیم سے انکار نہیں کر سکتی اور اس ضمن میں علت و معلول کے رشتہ سے یہ لازم ہو جاتا ہے کہ روح مخلوقہ کا عنصر کسی اور لطیف تر ہستی کی خالقیت کا منت پذیر ہے جس کی نشاندہی صرف مذہبی تعلیم سے ہی وابستہ ہے مگر اس کی اصلیت پر مصلحتِ الٰہی سے عقلِ انسانی کی نارسائی کے باعث پردہ پڑا ہوا ہے۔

نفخِ روح

أَمْرِ رَبِّي کے نتیجہ میں نفخِ روح کے ذریعہ کان آنکھ اور دل میں سننے دیکھنے اور سمجھنے کی صلاحیتیں پیدا ہوئیں جن کا غیر مرئی ہونا محض ذاتِ ربی سے متعلق ہے جیسا کہ فرمایا:۔

ثُمَّ سَوّٰهُ وَنَفَخَ فِيهِ
مِنْ رُّوحِهِ وَجَعَلَ لَكُمُ
السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ
وَالْأَفْئِدَةَ ۔

جسمِ انسانی کے ٹھیک ہونے پر خدا نے اس میں اپنی روح پھونکی اور کان آنکھ اور دل کام کرنے والے بن گئے۔

آیۂ ہذا سے حیاتِ انسانی میں مندرجہ بالا قوائے دماغی کی ترتیب وار تکمیلِ تخلیق اور ان کی قوتِ عملی کے امکانِ وقوع میں آنے کا بھی اظہار ہوتا ہے۔ گو وہ ساتھ دستورِ فطرت مطابق اپنے متعلقہ اجزا سے پیدا ہوئے مگر نفخِ روح سے ان میں یکے بعد دیگرے استعدادی قوتیں پیدا ہوئیں جو حیاتِ انسانی میں اسی ترتیب سے یکے بعد دیگرے کام کرتی ہیں۔ بچہ کی پیدائش کے وقت گو یہ قوتیں بیک وقت بطونِ دماغ میں موجود ہوتی ہیں مگر پیدا ہونے کے بعد ان کا عملی انعقاد اسی ترتیب سے وقوع میں آتا ہے۔ اسلامی دستور کے مطابق بچہ پیدا ہونے کے بعد اس کے کان میں اذان کہی جاتی ہے جس کے بارے میں سائنسی تحقیق سب سے پہلے بچہ کے دماغ میں قوتِ سامعہ کے عمل میں آنے کی تصدیق کرتی ہے کہ بچہ کے دماغ میں ابتدائی الفاظ مرتسم ہو جانے کی اہلیت ہے گویا فطرت اور دستورِ اذان گوئی دونوں میں عین مطابقت پائی جاتی ہے۔ آنکھ اور قلب اس کے بعد اپنی ڈیوٹی ادا کرتے ہیں۔ قرآن مجید میں کئی مقام پر اسی ترتیبِ تخلیق کا ذکر ہوا ہے۔

روح کے بارے میں اطبا کی تحقیق سے بھی حقیقت کی چھان بین میں کافی مدد ملتی ہے۔ ان کی رائے ہے کہ یہ دماغی روح ہے جو مادے سے مجرد ہے اور تدبیر و تصرف سے کام لیتی ہے اور انسان کو قوتِ ادراک سے کام لینے کی اہل بناتی ہے اور یہ محض انسان کے لئے مخصوص ہے۔ اس سے یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ حیوان اور انسان دونوں کی دماغی بناوٹ اور دماغی استعدادوں میں فرق ہے۔ انسان دماغ سے ترقی پذیر زندگی بسر کر رہا ہے اور حیوان جُوں کا توں کولہو کے بیل کی طرح اسی مقام اور ماحول میں ہے جہاں وہ شروع میں تھا۔ یہ حقیقت بھی ہمیں ہر دو کے الگ الگ سٹاک سے پیدا ہونے اور ایک نوع کے اپنی سے علاوہ دوسری نوع کے پیدا نہ کر سکنے کی معذوری پر دلالت کرتی ہے۔

الغرض حیوانِ ناطق کا سمیع و بصیر ہونا، صفتِ تکلم سے متصف ہونا۔ عقل و خرد سے کام لینا اور ترقی پذیر کردار سے کام لینا وغیرہ یہ تمام صفاتِ عالیہ دماغی عقلی جوہر کے عمل سے وابستہ ہیں۔ یہ صورتِ حال بلا ریب شہادت دے رہی ہے کہ بناوٹ کے لحاظ سے انسانی دماغ بھی حیوانی دماغ سے افضل اور فائق تر ہے جو نسلِ حیوانی کی تخلیق کو شروع دورِ حیات سے بھی الگ کر دیتا ہے۔

عوالمِ کبیرہ و صغیرہ

کائنات کے عالمِ کبیرہ کے مقابلہ میں چونکہ انسان عالمِ صغیرہ کے مرتبہ پر فائز ہے اس لحاظ سے اس کی فطرت میں عالمِ کبیرہ کے شیون و اطوار پائے جاتے ہیں۔ چونکہ تخلیقِ انسانی چھ ادوار پر مشتمل ہے اس لئے ممکن ہے کہ اس میں ارضی درجاتِ تخلیق کا اعادہ عمل میں آ رہا ہو۔ کیونکہ اولاد میں مورث کی خصوصیات کا ہونا از بس لازم ہے۔ لہٰذا یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ رحمِ مادر میں انسانی پیدائش کے مراتب ستہ کی مانند عالمِ نباتات سے لے کر تخلیقِ انسان تک چھ درجات تخلیق ہوں جن میں پہلا درجہ دخانی بارش کا پانی ہے دوسرا دابہ کا۔ تیسرا نامعلوم درجہ چھوڑ کر آخری تین درجات نفسِ واحدہ جنّ اور انسان کی تخلیق کے ہیں۔ ان میں تیسرا درجہ نامعلوم افراد کا ہے جس کے ذکر کے بارے میں قرآنی تحقیق کسی مصلحتِ انسانی کی بنا پر خاموش ہے۔ سائنسی تحقیق سے بھی عیاں ہے کہ تخلیقِ انسانی کے وقوع میں آنے تک تخلیق کی بعض کڑیاں مرورِ زمانہ سے ختم ہو کر ناپید ہو گئیں جن کی نشاندہی مشکل ہے۔ شاید ان کی تحقیق سائنسی تحقیق کا آئندہ سرمایہ ہو۔

اگر انسانی تخلیق کے مراتب ستہ کا درجہ وار ارضی تخلیق سے موازنہ کیا جائے تو یہ نقشہ سامنے آتا ہے۔ اسی ہی قرآنی تحقیق معیار سے استدلال کیا گیا ہے۔ دونوں کا شکمِ مادر سے موازنہ تخلیق ملاحظہ ہو:۔

انسانی تخلیق

۱۔ رحمِ مادر میں نطفہ کا قرار پانا۔
۲۔ علقہ یعنی جما ہوا خون
۳۔ مضغہ یعنی گوشت کی بوٹی۔
۴۔ عظام۔ گوشت میں ہڈیوں کا پیدا ہونا۔
(جنین میں دو مختلف عناصر کی تخلیق)
۵۔ لحم۔ ہڈیوں پر گوشت کا چڑھنا
۶۔ رُوح (آخری مرحلہ تکمیلِ جنین)

حیوانی تخلیق

۱۔ آسمانی بارش کے پانی کا شکمِ ارض میں داخل ہونا۔
۲۔ ہر دانہ تخلیق کی پیدائش
۳۔ ....
(حیات دواب کا درمیانی نامعلوم وقفہ)
۴۔ نفسِ واحدہ جس میں تذکیر و تانیث، دونوں مادے موجود تھے۔
۵۔ جنّ۔ (غیر متمدن وحشی فطرت مخلوق جن کی ہمجنس تذکیر و تانیث کے الگ الگ جوڑے بنے)
۶۔ انسان (جسمانی لحاظ سے کامل وجود)

نطفہ بیج کی مانند ہے جس میں آئندہ درجاتِ تخلیق کے تمام قویٰ غیر مرئی صورت میں موجود ہوتے ہیں اور آخری مرتبہ میں فطری قوت کی بدولت ان میں جوہرِ روح پیدا ہو جاتا ہے اور انسانی تخلیق مکمل ہو جاتی ہے۔ پس یہ امکان غالب ہے کہ مورثِ اعلیٰ ہونے کے باعث ارضی تخلیق کا عمل بھی انسانی درجاتِ تخلیق کا آئینہ دار ہو اور اسے بھی تخلیقِ انسانی کی مانند چھ درجات سے گزرنا پڑا ہو۔ کیونکہ رحمِ مادر میں تخلیقِ انسانی کے عمل میں ماقبلِ تخلیقِ ارضی کے ادوار کا فطرتاً اعادہ پایا جاتا ہے۔

اگرچہ حیوانات کے درجات تخلیق کا کوئی ذکر نہیں ہوا مگر جاندار ہونے کے باعث حد ا!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تخلیق بھی حسب دستور فطرت انسانی تخلیق کے مشابہ چھ درجات سے ہی گزرتی ہوگی۔ کیونکہ عالمِ قدرت میں دنیوی کردار میں عملی مماثلت پائی جاتی ہے۔ گویا استقرائی طریقِ استدلال بھی اسی کلیہ کی تائید کر رہا ہے۔

علمی تحقیق ہے اس بارے میں سائنسی تحقیق بھی ملتی ہے۔ ماہرین حیاتیات کی کاوش قابلِ ستائش ہے کہ وہ بہت بڑی حد تک حقیقت یابی میں کامیاب ہوئے۔ تخلیق انسان کے ادوار کے بارے میں ان کی رائے ہے کہ لاکھوں سال پہلے جبکہ انسانی وجود پیدا ہو چکا تھا اس کے حالات کا بن مانس جانور کے حالات سے مقابلہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان اپنے طبعی مزاج کے باعث عادات و اطوار میں بن مانس سے مختلف تھا۔ بعض پرانے ڈھانچوں کی تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ لاکھوں سال پہلے والے بندر نما انسان میں موجودہ انسان کے اوصاف پائے جاتے تھے۔ وہ کھڑا ہو کر چلتا تھا۔ اوزار بنانے کی صلاحیت رکھتا تھا جن سے وہ جانوروں کا شکار کرتا تھا جبکہ اس کے زمانہ میں عام بن مانس جھک کر چلتے تھے اور انسان کے مقابلہ میں کم ذہانت رکھتے تھے۔ وہ مخصوص بندر نما انسان ذہین انسان کا پیشرو تھا جو اسے حیوان مطلق کی نسل سے شروع میں ہی الگ کر دیتا ہے۔

ماہرین کا یہ بھی خیال ہے کہ انسانی جانور اپنی بعض عادات و اطوار کے لحاظ سے بندروں سے یقیناً مختلف تھا۔ اوزار بنانا خالص تخلیقی عمل ہے اور شکار کرنا عقل انسانی کا ہی کارنامہ ہے۔ نیز یہ کہ انسان نے شروع ہی سے حیوان سے الگ حیثیت اختیار کرنا شروع کر دیا تھا اور عقل انسانی نے اسے حیوانات سے الگ زندگی بسر کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔ رفتہ رفتہ وہ اسی کی بدولت حیوانات پر غالب آگیا۔

سائنسی تحقیق کی بناء پر بندر نما انسان کی معاشرت اس بن مانس سے ظاہر کی گئی ہے جو خود انسانی شکل والا تھا۔ لیکن یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ بندر نما انسان دوسرے حیوانات سے مل جل کر زندگی بسر کرتا ہو گو مقتضائے فطرت سے ابتداً انسانی شکل بعض لحاظ سے بن مانس سے ملتی جلتی ہو۔ ممکن ہے اس شکل میں اس کا ابتداً وجود میں آنا حیوانات سے مستفید ہونے میں مقدر ہو تاکہ مائدہ انسانی من و سلویٰ کی طرح اس کی ضرورت باسانی پوری ہوتی رہے۔

سائنسی تحقیق کی رُو سے بندر نما ذہین بن مانس سے تخلیق انسان ہوئی۔ ہمیں قرآن مجید کی سورۃ النساء کی پہلی آیت کے نفس واحدہ کی یاد دلاتا ہے جو اپنی ایک ہی شخصیت میں مردانہ اور نسوانی دونوں طاقتوں کا مالک تھا۔ جس سے جن پیدا ہوئے اور جنوں سے انسان۔

یَا اَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا
رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ
مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَۃٍ۔

اے لوگو اپنے رب سے ڈرو جس نے نفس واحدہ سے تمہاری تخلیق فرمائی۔

اگرچہ سائنسی تحقیق نفس واحدہ کی تذکیر و تانیث کے بارے میں کچھ بتانے سے قاصر ہے مگر قرآنی رُو سے اس کی تذکیر و تانیث الگ الگ ہونے کی بجائے اس مادی قوت کو ایک ہی نفس واحدہ میں ہونے کا پتہ ملتا ہے۔ قرآنی تحقیق نے اس خلا کو پُر کر دیا ہے کہ انسان کی پہلی حیوانی نشاط نفس واحدہ کی شکل میں تھی۔ پھر نفس واحدہ سے جن یعنی غاروں میں رہنے والی غیر متمدن وحشی نسل پیدا ہوئی پھر اس سے متمدن انسان کی پیدائش کی داغ بیل پڑی۔ اس لحاظ سے کہ وہ ذہین بن مانس ہی نفس واحدہ تھا جس سے نسل انسانی شروع ہوئی۔ کلامِ الٰہی نے تخلیق انسان کے مخفی ادوار سے پردہ ہٹا دیا ہے اور یہ حقیقت کھول کر بیان کر دی۔ البتہ اس کی ابتدائی اور درمیانی کڑیوں کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کن مراحل میں سے گزرتی گئیں۔

ڈارون تھیوری کا استرداد

ڈارون تھیوری کی وضاحت اس طرح کی گئی ہے کہ نسل بندر میں شروع سے حیوانی اور انسانی دونوں انواع کی داغ بیل پڑی ہوئی تھی۔ مرور زمانہ سے وہ کسی دَور میں مادہ بندر کے شکم میں الگ الگ حیوانی اور انسانی شکلوں میں منقسم اور منتقل ہوگئی۔ جس سے بندر الگ اور نسل انسانی الگ ہوگئی۔ اگر یہ مفروضہ صحیح ہو تو ہمیں سوچنا پڑتا ہے کہ آیا وہ نر و مادہ بندروں کا کوئی خاص جوڑا تھا جن کا نطفہ امشاج اس انتہا کو پہنچنے کا باعث ہوا یا یہ خاصیت تمام آئندہ نسل کی طرف منسوب ہوتی ہے۔

انسانی دماغ کی بناوٹ اس بارے میں واضح روشنی ڈالتی ہے۔ قدرت نے انسانی دماغ میں سمعی بصری طاقتوں کے علاوہ انسانی سینہ میں قلبی طاقت بھی ودیعت کی ہے جن سے وہ کاروبارِ زندگی کی بجا آوری میں مدد لیتا ہے۔ دماغ عقل و فکر کا منبع ہے جو اقدامات عمل سے رہنمائی کرتا ہے اور سمعی و بصری قوتوں کا مرکز ہے۔

دماغ کے بعد قلب سارے جسم انسانی پر حیثیت مالکانہ رکھتا ہے اور دماغ بھی قلب کے زیرِ اثر کام کرتا ہے کیونکہ دماغ دلی آرزوؤں کی تکمیل پر مجبور رہے۔ کلام الٰہی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر انسان ان قوتوں کے بارے میں خدا تعالیٰ کے آگے جوابدہ ہے۔ جیسا کہ فرمایا:۔

اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ
وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ
کَانَ عَنْہُ مَسْئُوْلًا ٥
(بنی اسرائیل ع ۴)

اس سے یہ حقیقت ذہن نشین ہوتی ہے کہ اگرچہ حیوانوں کو بھی آنکھ کان اور دل سے قدرت نے نوازا ہے مگر وہ اپنے نوعی کردار کے بارے میں مطلق جوابدہ نہیں ہیں جبکہ انسان اپنے اعمال کی جوابدہی کا ذمہ دار ہے۔ یہ فرق حیوانات پر انسان کی طبعی امتیاز کا فوقیت پر دلالت کرتا ہے۔ ورنہ بحیثیت یکسانیتِ استعداد حیوان بھی اپنے کردار کی جوابدہی کا مکلف ہوتا۔ اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ انسان اور حیوان دونوں کے فطری عناصر میں اصلیت کا بنیادی فرق ہے۔ جو حیوانوں کو محدود دائرے میں کام کرنے پر مجبور کرتا ہے جس کو وہ خود کار زندہ مشین کی طرح کرنے کے فطرتاً عادی ہیں اور وہ لایعقل مشین کی طرح عادتاً کرتے چلے جاتے ہیں۔ مگر اس بنائے جبر پر حیوانات جوابدہی کے ذمہ دار نہیں اور انسان اپنے اعمال کا ذمہ دار ہے جنہیں آزادانہ اور خود مختارانہ حیثیت سے کرنے اور نہ کرنے پر وہ قدرتاً قادر اور مختار ہے۔ ادا کرنے پر اجر کا مستحق اور خلاف ورزی کرنے پر مستوجب سزا ہے۔ حیوان جزا و سزا دونوں سے بے نیاز ہے۔ مقصدِ حیات کی تکمیل انسانی زندگی کا سب سے اہم فرض ہے۔ حیوان سب ذمہ داریوں سے سبکسار اور انسان ان کے بوجھ کے نیچے دبا ہوا ہے۔ لہٰذا قرآنی تعلیمات کی رُو سے انسان اور حیوان دونوں نوعی طور پر الگ الگ مخلوق ہیں۔ قرآنی تعلیمات کی رُو سے انسان سمعی بصری اور قلبی ترکیب ساخت ایسے مخصوص عناصر سے اَحسنِ تقویم پر ہوئی ہے کہ حیوانی طاقتیں انسانی فطری استعدادوں سے ہم پلّہ نہیں ہو سکتیں اور انسان روز بروز دنیائے معلومات میں بڑھتا چلا گیا اور حیوان اسی پرانے ٹھکانے پر ہے جہاں وہ شروع میں تھا۔

زندگی کی تمام تر جولانیاں عقل انسانی سے ہی وابستہ ہیں جس کا راز عناصر فطرت کا مخصوص طور سے انسانی ضمیر میں ودیعت ہونے پر مبنی ہے جو حیوان میں فطرتاً موجود نہیں اور تری عالم حیوانیت کا تقاضا تھا۔

انسانی ذمہ داریاں اور ان کی جوابدہی روزمرہ حیاتِ انسانی کے کاروبار سے بخوبی عیاں ہے۔ اسے خام خیالی سمجھنا عقلی توازن کی عدم صحت کی دلیل ہے۔ اور نہ ہی اس کا ثبوت شواہد کا محتاج ہے۔ سمعی و بصری اور قلبی اقدارِ انسانیت نے انسان کو حیوانات پر شرف و امتیاز کا تاجِ فضیلت بخش کر اسے ساری مخلوقِ عالم میں منفرد اور برتر حیثیت سے ممتاز کر دیا ہے۔

اعتراضات

(۱) ڈارون تھیوری پر اور بھی اعتراضات پیدا ہوتے ہیں جو اس کے سندِ قبولیت ہونے میں مانع ہیں۔ پہلا اعتراض یہ ہے کہ بندر سے انسانی پیدائش فطرتاً آخری نقطۂ کمال کو پہنچ جانے کے بعد اصول ارتقائی رُو سے بندر کی نسل کا اختتام لازم تھا کیونکہ مطلوبہ شئے کی یافت و تخلیق سے پہلی نسل صفحۂ ارض سے معدوم ہوتی چلی آتی ہے چونکہ مشیتِ ایزدی کا اصل مقصد انسانی پیدائش تھی۔ لہٰذا نصب العین حاصل ہو جانے کے بعد بندر نسل کا موجود رہنا ثابت کرتا ہے کہ بندر سے انسانی تخلیق نہیں ہوئی ورنہ بندر بھی نفسِ واحدہ کی طرح کبھی کا مٹ چکا ہوتا بلکہ بندر کا موجود رہنا بندر کے الگ جنس ہونے کی طرف دلالت کرتا ہے جو اپنی نوعی خدمت بجا لا رہا ہے جس کے لئے قدرت نے اسے پیدا کیا۔

۲۔ کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ۔ کی روشنی میں بندر سے انسان پیدا ہو جانے کے بعد بھی ذاتِ انسانی میں بندری صفات و کردار کی طرف رجحان لازم تھا۔ مگر انسان فطرتاً خصائل و عادات اور کردار کے لحاظ سے ہر شعبۂ حیات میں بندر ذات سے منفرد اور ممتاز ہے۔ جو اسے بندر نسل سے علیحدہ سٹاک والی نسل ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

۳۔ اگر بندر سے ہی نسل انسانی شروع ہوئی ہو تو آئندہ وہ تکرار نسل کیوں نہ ہوتی۔ معلوم ہوتا ہے کہ بندر فطرتاً اس پایہ تک پہنچنے سے معذور ہے۔ اس میں وہ جوہر شروع سے ودیعت نہیں ہوا۔ نہ وہ پہلے اس قابل تھا اور نہ اب ہے وہ تو اپنی دائمی حالت پر قائم ہے۔

۴۔ ہر نسل صلبِ پدر اور شکمِ مادر سے پیدا ہوتی ہے۔ سائنسی اعتراض یہ پیدا ہوتا ہے کہ نر و مادہ بندر کے صلب و شکم میں وہ کونسی طبعی حسابی یا ریاضیائی مشینری کام کر رہی تھی جس نے مادہ بندر کے شکم میں نطفۂ امشاج سے پیدا ہونے والے حیوان بندر اور انسانی بچہ کو فطری طور پر الگ الگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقسیم کر دیا اور پھر وہ اسی بندریا کے رحم میں الگ الگ پرورش پا کر پیدا ہو گئے۔ حیاتِ عالمی کے کسی شعبہ میں کوئی ایسی مثال موجود نہیں ہے۔

اسی طرح رحمِ بندریا میں پرورش پانے والے ہر دو جنین کی مدتِ حمل کے بارے میں بھی اعتراض پیدا ہوتا ہے۔ یہ فرق کیسے دُور کیا جا سکتا ہے۔ یعنی کیا بندر اور انسان توام پیدا ہوتے تھے یا انسان مدتِ حمل پوری کر کے بندر سے بعد پیدا ہوا۔

۵۔ مسلمہ قاعدہ ہے کہ ہر مشین اپنا مفوضہ عمل کیا کرتی ہے اور اسکی بجا آوری سے انحراف نہیں کرتی اور نہ اس کے برعکس وہ کوئی کام کر سکتی ہے۔ ہر مشین اپنا کام Smoothly کرتی چلی جاتی ہے۔

حیوانیت اور انسانیت دو متضاد اور معارض عناصر ہیں۔ جو کسی شے میں اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ بندریا کے رحم میں ہر دو قسم کا عمل عقلاً قابلِ قبول نہیں۔

بالفرض وہ دونوں نوعی عناصر اکٹھے ہوئے تو اس صورت میں بندریا سے پیوندی مخلوق کا ہونا لازم تھا جو بندر اور انسان دونوں جڑواں شکل میں متشکل ہوتی رہتی نہ کہ صاف ستھری الگ الگ بندر اور انسان مخلوق پیدا ہوتی۔

اس تمام بحث کا صحیح اور عقلاً قابلِ قبول جواب یہی ہے کہ انسانی تخلیق کے سلسلہ کی بنیاد خلاقِ فطرت نے روزِ ازل سے الگ نوعی سٹاک کے مخصوص عناصر اور اجزاء سے فرمائی جو شروع سے مختلف ادوار سے گزر کر تخلیق انسان کی منزل کی طرف طبعاً رواں دواں رہے اور بالآخر نفسِ واحدہ سے انسانی وجود میں منقش ہو گئے ؛

محترم مظہر احمد قریشی صاحب کا ذکرِ خیر

مکرم مظہر احمد قریشی صاحب مکرم بشیر حسین قریشی صاحب آف سیالکوٹ کے فرزند تھے اور اس وقت کراچی میں اسٹیٹ بنک آف پاکستان میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر تھے۔

کراچی میں قائد مجلس اور پریذیڈنٹ حلقہ صدر کراچی کی حیثیت سے آپ نے بہت تندہی سے لمبا عرصہ کام کیا۔ اور نومبر ۱۹۷۹ء سے قائد ضلع کراچی کے طور پر اہم خدمات کمال مستعدی سے ادا کر رہے تھے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حالیہ دورۂ سندھ و کراچی میں آپ نے رات دن ایک کر کے نہایت ذمہ داری سے انتظامات کئے۔ آپ بہت ہر دلعزیز۔ شگفتہ مزاج ملنسار تھے۔ مہمان نوازی آپ کا شیوہ تھا۔

آپ نے اپنے پیچھے اہلیہ اور دو کم سن بچیاں چھوڑی ہیں۔ تین بہنیں اور دو بھائی ہیں۔ ایک بھائی اظہر احمد بیرون ملک ہیں اور دوسرے سعید احمد کراچی میں آپ کے پاس مقیم ہیں۔ مجلس کراچی کے مستعد کارکن ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریقِ رحمت کرے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ)

دُعائے مغفرت

خاکسار کی اہلیہ حمیدہ بیگم صاحبہ جن کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت محمد عبد اللہ صاحب سنوری خاندان سے تھا۔ کافی عرصہ بیمار رہنے کے بعد ۲۰ مئی ۱۹۸۰ء کو وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

بروز منگل صبح فجر کی نماز کے بعد خاکسار اسی روز چناب سے روانہ ہو کر بروز بدھ شام ربوہ پہنچ گیا۔ نماز مغرب کے بعد حضور کی اجازت سے مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کثیر تعداد میں ربوہ اور بیرون ربوہ کے احباب نے شرکت فرمائی۔

مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی اور وہاں بھی بہت سے بزرگوں اور بچوں نے شرکت کی اور تدفین کے بعد مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب نے ہی دعا کرائی۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین

(صدر الدین کھوکھر۔ سیکرٹری رشتہ ناطہ کراچی)

بیاد ڈاکٹر محمد احمد خان صاحب مرحوم

از مکرم محترم چوہدری شبیر احمد صاحب۔ ربوہ

جہانِ طبِ جدید کے آسماں کے تارے محمد احمد
مسیحِ دوراں کے اک صحابی کے تھے دلارے محمد احمد
اناسی سن کے نومبر کا انتیسواں دن نہ چڑھنے پایا
کہ چھوڑ کر یہ جہاں خدا کو ہوئے پیارے محمد احمد
طبیب ابنِ طبیب تھے وہ انیس ہر غریب تھے وہ
ہر اک دکھی کے حبیب تھے تو ولی ہمارے محمد احمد
خدا کی مخلوق کی بھلائی کا ان کو ہر دم خیال رہتا
جبھی تو سب آج کہہ رہے ہیں آہ ہمارے محمد احمد
نہیں ہے شبیر جائے شکوہ اگر نوازے وہ خود بلا کر
بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

قراردادِ تعزیت

ہم ممبرانِ عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ مارٹن روڈ اپنے نہایت ذہین اور جواں سال قائد مکرم مظہر احمد قریشی صاحب کی اچانک وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

(ہم ہیں ممبرانِ عاملہ و زعماء حلقہ جات مجلس خدام الاحمدیہ مارٹن روڈ)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو انشاء اللہ ۳۰ اگست ۱۹۸۰ء کو ہوگا

اس سال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز بروز ۳۰ اگست ۱۹۸۰ء بروز ہفتہ بوقت ۸ بجے صبح وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں ہوگا۔

داخلہ کے لئے درخواستیں ۳۰ جون تک مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی معرفت وکالت دیوان میں پہنچ جانی چاہئیں کیونکہ انٹرویو سے پہلے اس عرصہ میں امیدواروں کے بعض ضروری کوائف حاصل کئے جائیں گے۔ اس کے بعد موصول ہونے والی درخواستوں پر غور نہیں ہوگا۔ اس لئے وقف کر کے انٹرویو میں شامل ہونے کی خواہش رکھنے والے نوجوان میٹرک کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں۔ بلکہ فوری طور پر اپنی درخواستیں بھجوا دیں تاکہ کوائف مکمل کئے جا سکیں۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے درخواست دہندگان میں سے صرف ان امیدواران کو انٹرویو کے لئے بلایا جائے گا جن کی عمر سترہ سال یا اس سے کم ہوگی اور تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہوگی۔ اسلئے امیدواران کے لئے ضروری ہے کہ وہ میٹرک کے امتحان کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ امتحان کی بھی اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

مقابلہ مضمون نویسی برائے اطفال و ناصرات

اطفال و ناصرات کا علمی و ادبی ذوق اجاگر کرنے کے لئے ہر سال اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ایک مقابلہ مضمون نویسی ہوتا ہے۔ امسال اس مقابلہ کے لئے عنوان ہے:۔

"سیرت حضرت عمر فاروق رض"

اوّل۔ دوم اور سوم آنے والوں کو بالترتیب دو سو۔ ڈیڑھ سو اور ایک سو روپے نقد بطور انعام دیئے جائیں گے۔ یہ مضمون کم از کم ۵ اور زیادہ سے زیادہ ۷ فل سکیپ صفحات پر مشتمل ہو اور ۳۱ جولائی ۱۹۸۰ء تک اطفال الاحمدیہ مرکزیہ میں پہنچ جانا چاہیئے۔ پتہ اور حوالے مکمل اور صاف لکھیں۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الارو میں جلسہ یوم خلافت

(مکرم ملک محمد اکرم صاحب پرنسپل مشنری ٹریننگ سنٹر الارو)

جماعت احمدیہ الارو نے اس دن کے شایان شان جلسہ کرنے کا پروگرام بنایا۔

جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے جماعت نے احباب میں اس جلسہ کی خوب تشہیر کی۔ کئی بار اعلانات کئے گئے اور اعلانات کے علاوہ غیر از جماعت احباب کو دعوت ناموں کے ذریعہ بھی مدعو کیا گیا۔

جماعت کے فیصلہ کے تحت "ٹاؤن ہال" کے وسیع صحن کو دو ہفتے قبل ہی ۲۷ مئی کے لئے بک کروا لیا گیا۔

جلسہ کے روز صحن میں کثیر تعداد میں کرسیاں بچھا دی گئیں۔ اردگرد ٹیوب لائٹ کے ذریعہ خوب چراغاں کیا گیا۔ صحن میں بلند پول گاڑ کر لاؤڈ سپیکر لگا دیئے گئے۔

جلسہ کا آغاز:۔ نماز مغرب و عشاء جمع کر کے مختلف حلقہ جات سے احباب جماعت کاروں اور سکوٹروں پر جلوس کی شکلوں میں درود شریف کا ورد کرتے ہوئے اور مختلف اسلامی نعرے بآواز بلند لگاتے ہوئے ٹاؤن ہال میں پہنچ گئے۔

غیر از جماعت احباب بھی بہت کثیر تعداد میں تشریف لائے۔ جو کرسیوں کا انتظام کیا گیا تھا وہ ناکافی ثابت ہوا اور احباب جماعت کرسیاں غیر از جماعت دوستوں کو پیش کر کے خود کھڑے ہو کر جلسہ سنتے رہے۔ مستورات کی بھی کثیر تعداد جلسہ گاہ میں موجود تھی۔

جلسہ کی کاروائی ٹھیک آٹھ بجے الارو جماعت کے چیئرمین صاحب کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ سب سے پہلے مکرم الفا۔ ایم۔ اے سلمان صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ تلاوت کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں عربی اور لوکل زبان میں قصیدہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد "یوم خلافت" منانے کی اہمیت اور خاکسار کا مختصر تعارف مکرم سلمان صاحب لوکل مبلغ نے کروایا۔

تعارف کے بعد خاکسار نے قرآن کریم اور احادیث کے علاوہ واقعاتی طور پر خلافت کی برکات بیان کیں۔ اور خلافت احمدیہ کے قیام کی تاریخ اور جماعت احمدیہ کے ہر سہ خلفاء عظام کے زمانہ میں خدا تعالیٰ کی ان گنت اور بے شمار نازل ہونے والی برکات میں سے چند ایک کا ذکر کیا۔ عاجز کی تقریر کے دوران فضا متعدد بار فلک شگاف نعروں سے گونجی۔ آخر میں عاجز نے خلافت ثالثہ کے دور میں خدا تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں میں سے چند ایک کا تذکرہ کیا۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک ہاتھوں سے جماعت کی مضبوطی اور استحکام کے لئے جاری ہونے والی تحریکات کو بیان کیا۔

خاکسار کی تقریر (مع ترجمہ کے) ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔

جلسہ کی کامیابی:۔ یہ جلسہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ جلسہ میں حاضری خدا تعالیٰ کے فضل سے توقعات سے بہت زیادہ تھی۔

ٹاؤن ہال کے بالکل سامنے ایک کلب بھی ہے اور آج سارے نائیجیریا میں یوم اطفال "NIGERIAN CHILDREN'S DAY" منایا جا رہا تھا۔ اور کلب مذا نے کلب کے باہر لاؤڈ سپیکر لگا کر ڈانس (DANCE) کا اہتمام کیا ہوا تھا اور اس کلب میں مغرب تک بہت زیادہ رونق ہو چکی تھی۔ مگر جب ہمارا جلسہ شروع ہوا اور جونہی تلاوت قرآن کریم کی آواز کلب میں پہنچی تو کلب میں ڈانس بند کر کے لاؤڈ سپیکر بند کر دیئے اور مکمل سکوت ہو گیا۔ الحمد للہ کہ یوم خلافت بہت ہی شان سے منانے کی خدا تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔ (مرحوم)

ممبرات لجنہ کے انفرادی مطالعہ کتب کی رپورٹ

دوسری سہ ماہی کے کام کا جائزہ لینے سے معلوم ہوا ہے کہ ہماری لجنات کی اکثریت اجتماعی مطالعہ کتب کی طرف توجہ دے رہی ہے یعنی اجلاسوں میں جو کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا دیگر کتب سلسلہ احمدیہ پڑھ کر سنائی جاتی ہیں ماہانہ رپورٹوں میں ان کا ذکر کیا جاتا ہے انفرادی مطالعہ کی رپورٹیں بہت کم لجنات کی طرف سے موصول ہوئی ہیں جو درج ذیل کی جاتی ہیں۔

(۱) **جنوبی:۔** لیکچر لاہور کا ۱۵۰۰ ممبرات لجنہ نے مطالعہ کیا۔
راز حقیقت کا ۶۰۰ ممبرات لجنہ نے مطالعہ کیا

(۲) **لاہور:۔** لیکچر لاہور کا ۳۴ " " "

(۳) **قیادت ۴ کراچی:۔** لیکچر لاہور اور راز حقیقت کا ۶ ممبرات لجنہ نے مطالعہ کیا۔

(۴) **گجرات:۔** راز حقیقت ۱۱ ممبرات لجنہ نے مطالعہ کیا

(۵) **ملتان:۔** لیکچر لاہور ۷ " " " "

(۶) **گوجرانوالہ:۔** " ۱۰ " " " "
لیکچر سیالکوٹ ۱۵ " " " "

(۷) **سیالکوٹ:۔** لیکچر لاہور ۵۰ " " " "

انفرادی مطالعہ کی موجودہ کیفیت تسلی بخش نہیں ہے۔ عہدیدار خواتین اس کی طرف خاص توجہ فرمائیں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ بیگم اہلیہ محمد احسان صاحب بٹ نور مین وولن ملز ہرنائی عرصہ دو تین ماہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ گذشتہ چند روز سے زیادہ بیمار رہیں۔ ڈاکٹر صاحبان نے اپریشن تجویز کیا ہے۔

خاکسار بزرگان سلسلہ کی خدمت میں پُر زور دعا کی درخواست کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اپریشن کامیاب فرمائے اور صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔ (خاکسار محمد افضل بٹ)

(۲) مکرم مرزا عبد اللطیف صاحب قائد مجالس خدام الاحمدیہ ضلع گجرات کا گردوں کا اپریشن ۴ر جون کو ملٹری ہسپتال جہلم میں ہوا جو کامیاب رہا آپ ۱۶ر جون کو ہسپتال سے فارغ ہو کر اپنی رہائش گاہ بابر ہاؤس ملٹری کالج جہلم میں آ گئے ہیں ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ (ناصر احمد حجہ قائم مقام قائد مجالس خدام الاحمدیہ ضلع گجرات)

(۳) میرے ماموں جان مکرم صوفی نذیر احمد صاحب سیکرٹری مال دارالصدر شرقی ربوہ کو کچھ دن ہوئے گر جانے کی وجہ سے چوٹیں آئی ہیں بے چینی اور کمزوری زیادہ ہے۔ احباب کرام سے ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(منور احمد شاہد جمیل لاج ربوہ)

(۴) میری اہلیہ محترمہ بہت سے عوارض میں مبتلا ہیں نیز میری بڑی بیٹی خونی پیچش کی وجہ سے بیمار رہی ہے۔
احباب سے ہر دو کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبد الرحیم چائے فروش
اقصیٰ روڈ ربوہ)

جلسہ رات پونے دس بجے دعا کے ساتھ ختم ہوا اور جونہی جلسہ کے اختتام کا اعلان کیا گیا کلب کے مالک پھر آن کر دیئے گئے۔

آخر میں دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہت بہتر نتائج برآمد فرمائے۔ اور یہ جلسہ بہتوں کی ہدایت کا موجب بنے آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے مطلع کریں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۴۴۴:-
میں حمیدہ بیگم بیوہ غلام احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۳۵ء ساکن دارالیمن غربی ربوہ ضلع جھنگ۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۳/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) طلائی ڈنڈیاں وزنی ایک تولہ مالیتی -/۱۴۰۰ روپے

(۲) نقد رقم -/۴۰۰۰ روپے (۳) چوڑیاں نقری دو عدد تین تولے مالیتی -/۱۰۰ روپے (۴) حق مہر بذمہ خاوند جو کہ اب وفات پا چکے ہیں۔

کل میزان -/۵۵۳۲ ۳۲/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۶۳/۸۰ روپے ماہوار آمد بصورت پنشن ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- حمیدہ بیگم غلام احمد صاحب دارالیمن غربی ربوہ۔
گواہ شد:- محمد اسماعیل اسلم ولد محمد عبداللہ صاحب صدر محلہ دارالیمن ربوہ
گواہ شد بشیر احمد ولد غلام احمد دارالیمن غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۴۴۴۵:-
میں فیض احمد ولد محمد بخش صاحب کنری ضلع تھرپارکر قوم ڈوگر پیشہ ملازمت عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی ساکن کنری ضلع تھرپارکر۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۹/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۴۰ روپے ماہوار آمد بلازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہو گا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد:- فیض احمد ولد محمد بخش سندھ کاٹن فیکٹری کنری ضلع تھرپارکر
گواہ شد:- عطاء اللہ ولد محمد بخش سندھ فیکٹری کنری۔
گواہ شد:- عبدالسمیع ولد فیض احمد صاحب مرحوم کنری۔

مسل نمبر ۲۴۴۴۶:-
میں محمد رفیق کھرل ولد چوہدری ناظر حسین صاحب قوم کھرل پیشہ طالب علم عمر ۳۰ سال بیعت ۱۵ر جنوری ۱۹۷۵ء ساکن سیالکوٹ شہر ضلع سیالکوٹ۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ر جنوری ۱۹۸۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہو گا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد:- محمد رفیق کھرل ولد چوہدری ناظر حسین صاحب معرفت جامع مسجد احمدیہ کبوترانوالی سیالکوٹ
گواہ شد:- نصر اللہ خاں ناصر ایم اے شاہد وصیت ۱۷۴۴۷/-
گواہ شد:- بابو قاسم دین ناظم انصار اللہ ضلع سیالکوٹ وصیت ۳۳۲۱/-

مسل نمبر ۲۴۴۴۷:-
میں سلمیٰ بیگم بیوہ محمد یحییٰ خان صاحب قوم بلوچ پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ برس بیعت ۱۹۴۶ء ساکن خیر محمد گوپانگ بلوچ ضلع نواب شاہ۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۳/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) حق مہر -/۴۰۰ روپے جو کہ خاوند مرحوم کو معاف کر دیا تھا

(۲) زرعی زمین تین ایکڑ واقع گوٹھ خیر محمد گوپانگ ضلع نواب شاہ مالیتی -/۴۵۰۰ روپے یہ زمین میں نے اپنے بیٹے کے نام ہبہ کر دی ہے لیکن ثواب کی خاطر ۱/۱۰ حصہ ادا کروں گی۔ (۳) ایک راس بھینس مالیتی چار ہزار روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت گذارہ از پسر علی اکبر ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہو گا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ:- سلمیٰ بیگم بیوہ محمد یحییٰ خان صاحب گوٹھ خیر محمد گوپانگ بلوچ ۵ کمال ڈیرہ ضلع نواب شاہ۔
گواہ شد:- منور احمد قائد مجلس نواب شاہ
گواہ شد:- شیخ محمد نعیم مربی سلسلہ نواب شاہ

واپسی پرچہ جات خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تمام مجالس ہائے خدام الاحمدیہ مرکزی امتحانات کے حل شدہ پرچے جلد ارسال فرما دیں۔

مطالعہ کتب

ماہ جولائی میں خدام کے مطالعہ کے لئے کتاب فتح اسلام مقرر ہے۔ خدام نوٹ فرما لیں۔
(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

قائدین مجالس اور ضلع توجہ فرمائیں:- ۵ جولائی ۱۹۸۰ء تا ۱۲ جولائی ۱۹۸۰ء ہفتہ وصولی منایا جائے (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو ثواب پہلوں کو ملا وہ آپ کو بھی مل سکتا ہے

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا:

"اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے .... جہاد تبلیغ اور جہاد بالنفس کا دروازہ کھولا ہے۔ اور تبلیغ ہو ہی نہیں سکتی جب تک روپیہ نہ ہو۔ ...... پس آپ لوگ اس زمانہ کے مجاہد ہیں۔ وہی ثواب جو پہلوں کو ملا آپ کو مل سکتا ہے۔ اور مل رہا ہے۔ پس آپ اپنے کام کو خوش اسلوبی سے کریں۔ اور دوسروں کو سمجھائیں تاکہ سب لوگ مجاہد فی سبیل اللہ ہو جائیں۔"

(الفضل ۱۵ ؍ فروری ۱۹۵۸ء)

حضور کے اس ارشاد کی روشنی میں ناظمین اضلاع و زعمائے کرام انصار اللہ سے گزارش ہے کہ براہ مہربانی چندہ وقف جدید کی طرف خاص توجہ مبذول فرمائیں۔ نیز جو صاحب استطاعت دوست ابھی تک وقف جدید کے چندہ کے وعدے نہ لکھوا سکے ہوں ان سے وقف جدید کے سال رواں کے چندہ کا وعدہ حاصل کر کے مرکز میں بھجوادیں۔ اور وصولی کی سعی فرمائیں۔ خدا تعالیٰ احباب کو اسلام کی ترقی کے لئے زیادہ سے زیادہ مالی قربانیوں کی توفیق بخشے۔ آمین

(قائد وقف جدید انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء کے لئے ضروری اعلان

میٹرک کا امتحان دینے والے احمدی طلباء جو زندگی وقف کر کے اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند ہیں۔ وہ میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں۔ بلکہ فوری طور پر (۳۰ جون ۱۹۸۰ء تک) داخلہ کے لئے درخواستیں مقامی جماعت کے امیر صاحب یا صدر صاحب کی معرفت وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوادیں۔ تاکہ انٹرویو سے پہلے ان کے کوائف مکمل کئے جاسکیں۔

۲۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے امیدوار کی عمر ۱۷ سال یا اس سے کم اور تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہونا ضروری ہے۔ اس لئے امیدواروں کو چاہیئے کہ وہ میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ امتحان کی اطلاع بھی دیں۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو ۳۰ اگست ۱۹۸۰ء بروز ہفتہ بوقت ۸ بجے صبح وکالت دیوان تحریک جدید میں ہوگا۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

اشد ضروری فوری ضرورت

کئی بار الفضل میں اعلان ہو چکا ہے۔ کہ فضل عمر ہسپتال کی گاڑی کے لئے ایک محنتی مخلص اور احمدی ڈرائیور کی فوری ضرورت ہے۔ مگر ابھی تک کسی احمدی ڈرائیور کو اس کی توفیق نہیں ملی۔ لہذا پھر اعلان کیا جاتا ہے کہ اچھے محنتی قابل دیانت دار احمدی ڈرائیور کی فوری ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب قابلیت و تجربہ انشاء اللہ بہت معقول دی جائے گی۔ چھوٹی گاڑی چلانے کا تجربہ رکھتا ہو۔ خواہشمند احباب فوری طور پر امیر یا پریذیڈنٹ صاحب سے تصدیق کروا کر درخواست لے کر خاکسار کو ہسپتال میں ملیں۔

ڈاکٹر مرزا منور احمد فضل عمر ہسپتال ربوہ

درخواست دعا

برادرم رانا بشیر احمد صاحب لاہور کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ کافی علاج وغیرہ کروایا ہے۔ ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

منور احمد خان ٹی۔ آئی کالج ربوہ

امراء کرام و سیکرٹریان تعلیم توجہ فرمائیں

نہایت ضروری اعلان

جماعت ہائے احمدیہ کے تمام سیکرٹریان تعلیم کی ذمہ داری ہے کہ ان کی جماعت یا حلقہ میں ہر بچہ و طالب علم و طالبہ (پہلی جماعت سے لے کر Ph.D تک) جو امسال کوئی بھی امتحان دے۔ وہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعائیہ خط لکھے۔ خواہ امتحان میں پاس ہو یا فیل۔ خط ضرور لکھے۔

اس کے بعد سیکرٹریان تعلیم ان بچوں و طلباء کی مجموعی فہرستیں کلاس وار مرتب کر کے حضور کی خدمت میں روانہ کریں۔

امراء کرام / صدر صاحبان جماعت اس امر کی خصوصی نگرانی فرمادیں۔ (ناظر تعلیم)

ضروری اعلان

امراء کرام و صدر صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے کہ چندہ عام۔ حصہ آمد و چندہ جلسہ سالانہ اور زکوٰۃ کی وصولی کی مہم از راہ کرم جاری رکھی جائے۔ اور جمع شدہ رقوم ساتھ کے ساتھ مرکز میں ارسال کر دی جائیں۔

اگلے سال کا بجٹ یکم مئی ۱۹۸۰ء سے ۳۰ جون ۱۹۸۱ء تک کا چودہ ماہ کا تیار کیا جائے۔ مئی اور جون ۱۹۸۰ء کا بجٹ جون کے آخر تک پورا کر دیا جائے۔ اور وصول شدہ رقوم زیادہ سے زیادہ ۳۰ جون کو ۱۱ بجے دوپہر تک ربوہ میں داخل خزانہ کر دی جائیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

قرارداد تعزیت

ہم ممبران عاملہ مجلس اطفال الاحمدیہ مارٹن روڈ اپنے نہایت ذہین اور جواں سال قائد مکرم مظہر احمد صاحب قریشی کی اچانک وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کو اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ہم ہیں ممبران عاملہ و منتظمین اطفال مجلس اطفال الاحمدیہ مارٹن روڈ کراچی

تصحیح

۱۵/۶/۸۰ کے اخبار الفضل میں ۱۲/۶ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں ہونے والی تقریب تقسیم انعامات کی تفصیل شائع ہوئی ہے۔ جس میں عبدالستار مبشر بھٹی بی ایس سی آنرز کا نام بھی انعامات حاصل کرنے والوں میں شائع ہوا ہے۔ یہ انعام حاصل کرنے والے طالب علم کا نام عبدالقادر مبشر بھٹی ہے نہ کہ عبدالستار بھٹی۔ احباب تصحیح فرمالیں۔ (ناظر تعلیم ربوہ)

اکسیر گلٹی پستان
اکسیر کنار
تریاق زہرباد
و دیگر ۱۹ اکسیرات حیوانات
فی پیکٹ ۲/- درجن ۱۸/- گرس ۲۰۱/۹۶
بونس علاوہ۔ حیوانات کی ادویات کا مفصل لٹریچر مفت
کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ
پاکستان
لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷